 بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

گلبدین حکمت یار اور افغان حکومت معاہدہ

بیت اللہ شریف کی عظمت اور اس کے معاہدوں کا احترام کفار مکہ اور مشرکین عرب بھی کیا کرتے تھے لیکن حزب اسلامی افغانستان کے سربراہ گلبدین حکمت یار وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے خانہ کعبہ کے اندر اپنے مخالفین افغان رہنماؤں کے ساتھ امن معاہدہ پر نہ صرف دستخط کئے بلکہ ائمہ حرمین شریفین، عالم عرب کے علماء و مشائخ اور اس وقت کے وزیراعظم نواز شریف سمیت حضرت والد ماجد مولانا سمیع الحق صاحب کی موجودگی میں افغانستان میں ہر قسم کی باہمی جنگی، افتراق و انتشار اور قتل و غارت سے دور رہنے کا اعلان سب کے ہمراہ کیا تھا، لیکن ابھی اس معاہدے کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی تھی کہ اس نام نہاد ''مجاہد'' نے پاکستانی طیارے اور اس وقت کے متفقہ صدر صبغت اللہ مجددی کا استقبال کابل میں راکٹ حملوں سے کیا، وہ تو خوش قسمتی تھی کہ راکٹ جہاز کے پچھلے حصے کو لگا ورنہ آج حضرت والد ماجد مولانا سمیع الحق صاحب، وزیراعظم محمد نواز شریف سمیت دیگر اہم سیاسی و عسکری شخصیات حیات نہ ہوتیں اور افغانستان پاکستان کے حالات کچھ اور ہی منظر پیش کررہے ہوتے۔ اب جبکہ کافی عرصہ بیت گیا حکمت یار امریکی استعمار اور افغانی کٹھ پتلی حکومت کے خلاف بظاہر سیاسی مخالفت میں پیش نظر آئے جبکہ حقیقت میں عسکری محاذ میں طالبان کی آمد اور کامیاب مزاحمت کے بعد افغانستان کی عسکری قوت کے حساب سے وہ ختم ہوگئے تھے، خود ان کی جماعت منتشر اور کئی کمانڈرز ان سے منحرف ہوکر افغان گورنمنٹ کا حصہ بن چکے تھے، پھر داعش کے آنے کے بعد تو حکمت یار صاحب صرف چند ذاتی محافظوں کے رہنما بن گئے تھے۔

بہرحال وقت نے پلٹا کھایا اور تین دہائیوں کے بعد ایک بار پھر حکمت یار نے افغان حکومت (اشرف غنی) کے ساتھ امن معاہدہ پر کابل کے شاہی محل میں دستخط کئے ہیں، اور جاتے ہی افغانستان کی آزادی کے لئے طالبان کے جہاد کو غیر شرعی غیر قانونی اور غیر اخلاقی قرار دیتے ہوئے جہاد ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ اب کی بار یہ کس کے نشیمن پر برق گراتے ہیں؟ دراصل حکمت یار اپنے دیرینہ ادھورے خواب ''افغانستان کی صدارت'' کیلئے عمر کے اس آخری حصے میں اشرف غنی اور امریکہ کے در پر

سر بسجود ہوا ہے، حکمت یار کی سرشت میں صلح جوئی، ایفائے عہد اور اپنے مخالفوں کے ساتھ چلنا اور نبھانا شامل نہیں ہے۔ آگے پیچھے اشرف غنی کی حکومت کے لئے یہ وبال جان بنیں گے جیسا کہ یہ سابق افغان صدر صبغت اللہ مجددی، سابق افغان صدر برہان الدین ربانی، احمد شاہ مسعود اور افغانستان کے امیر المومنین ملا محمد عمرؒ اور سابق افغان صدر حامد کرزئی کے خلاف عمر بھر رہے۔ اسی تجربے کی بناء پر حزب اسلامی کی یہ بیل کابل کے شاہی گمراک کے مونڈھے نہیں چڑھ سکتی۔

تجزیہ کاروں کے مطابق افغانستان کی اندرونی تیس سالہ خانہ جنگیوں، لڑائیوں اور دیگر تمام فسادات کی بڑی وجہ گلبدین حکمت یار کی پیچیدہ ضدی اور ناقابل بھروسہ شخصیت اور پالیسیاں رہی ہیں۔ تحریک طالبان افغانستان کا ظہور بھی گلبدین حکمت یار اور احمد شاہ مسعود کی باہمی خانہ جنگی کا ردعمل تھا۔ یہ واحد افغان رہنما ہیں، جن سے تمام افغان مجاہدین کی سات تنظیمیں، علماء طلبا، مذہبی حلقے عمر بھر نالاں اور پریشان رہے اور اس کے ساتھ ساتھ کمیونسٹ حلقے مثلاً خلقی پرچمی اور لبرل بھی اسے ناپسند کرتے ہیں، کیونکہ وہ صرف اور صرف مفاداتی سیاست کے قائل ہیں۔

ماضی میں جہاد افغانستان کے دوران حکمت یار امریکی انٹیلجنس CIA اور پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ کے سب سے زیادہ منظور نظر رہنما تھے، سات جہادی تنظیموں کی عسکری امداد ایک طرف اور دوسری جانب حکمت یار کی تنظیم حزب اسلامی کی امداد سب پر بھاری تھی حالانکہ جنگی محاذ پر یہ رشیئن کے خلاف کم لڑے ہیں اور اپنوں کے خلاف ہمیشہ یہ زیادہ سرگرم رہے۔

افغانستان کی خانہ جنگی اور بربادی کا سب سے زیادہ الزام حکمت یار پر ہی آتا ہے، پہلی منتخب افغان مجاہدین کی حکومت اور پاکستانی وزیراعظم کے جہاز پر راکٹ حملہ کرنے کی ہمت اور جرات اسی حکمت یار نے کی، کابل کے عوام حکمت یار کو آج بھی معاہدے کے باوجود ''کابل کے......'' کا لقب دیتے ہیں، اسی لئے حکمت یار افغانستان کے سب سے متنازعہ ترین شخص ہیں، حکمت یار صاحب حالات کے جبر کے باعث گمنامی کی دلدل میں غرق ہوگیا تھا لیکن اندھی قوتوں نے اسے ظاہر شاہ کی طرح اس بڑھاپے میں کسی بڑے گیم کے لئے لانچ کردیا ہے۔ اس کے ہم وطن مخالفین اس پر پاکستان کے لئے نرم گوشہ رکھنے کا الزام ہمیشہ رکھتے ہیں، گوکہ خود ہندوستان اور نریندر مودی کی گود میں بیٹھے ہوئے ہیں، کابل کی حکومت جو اس وقت مکمل ہندوستان اور امریکہ کی ایک کالونی بن گئی ہے اس میں معلوم نہیں کہ کس طرح حکمت یار صاحب اسلام اور پاکستان کے لئے کلمہ حق کہنے کی یا کام کرنے کی جرأت کریں گے ....

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن　　　بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے ''میں ہم آئے''